السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جس نے اپنی والدہ کی طرف سے حج کیا اور میقات پر حج کے لیے لبیک تو کیا لیکن اپنی والدہ کی طرف سے تلبیہ کہنا بھول گیا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اگر اس کا مقصود اپنی والدہ کی طرف سے حج کرنا تھا اور وہ ان کی طرف سے تلبیہ کہنا بھول گیا تو یہ حج ان کی والدہ ہی کے لیے ہوگا کیونکہ اس میں زیادہ قول دخل نیت کا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(انما الاعمال بالنيات) (صحيح البخاري' بدء الوحي' باب كيف كان بدء الوحي الخ' ح: 1 و صحيح مسلم' الامارة' باب قوله صلى الله عليه وسلم انما الاعمال بالنية الخ' ح: 1907)

''اعمال کا انحصار صرف نیتوں پر ہے۔''

لہذا جب قصد و ارادہ ماں یا باپ کی طرف سے حج کا ہو اور پھر احرام کے وقت آدمی ان کی طرف سے تلبیہ کہنا بھول جائے تو یہ حج ماں باپ یا ان کے علاوہ اسی کے لیے ہوگا جس کے لیے نیت کی تھی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب المناسک: ج 2 صفحہ 264

محدث فتویٰ